سوال

(197)قربانی کی نیت سے پالے جانور کی جگہ دوسرا جانور قربانی کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جس جانور کو قربانی کی نیت سے پالا ہے دوسال کے بعد بھی دودانت نہیں ہوا۔ اوردوسرا جانور خرید نے کی وسعت نہین توکیا کرے؟ جب کہ دوسال سے پالا ہو موجود بھی ہے۔ قربانی کی نیت کیا ہوا جانور جس کو پالا ہے اوروہ دوانت نہیں ہوا کیا فروخت کیا جاسکتا ہے؟ اگر فروخت کرنا جائز ہے توکیا فروخت سے حاصل شدہ پوری رقم خریدنا ضروری ہے؟ یا کم قیمت کا بھی خرید کر قربانی کرسکتا ہے؟ اگر ایسا کرسکتا ہے توزائد رقم اپنے مصرف میں لاسکتا ہے ے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اونٹ جانوریک قربانی جائز نہیں۔ خواہ وہ دوسال کا ہو یا اس سے بھی زیادہ دن کا اورخواہ وہ قربانی کی نیت سے گھر کا پالا ہو ا ہو یا خریدا ہوا ہو۔ بہر حال اس کی قربانی درست نہیں لقولہ ﷺ لاتذبحوا الا مسنۃ مسلم

1۔ اگر وسعت ہوتو دوسرا دتتا ہوا جانور خرید کر قربانی کرنی چاہیے اورایسی صورت میں کہ قربانی کی نیت سے گھر کا پالا ہوا جانور جوایک سال سے زائد عمر کا ہے قربانی کے دنوں میں اونٹ رہ جائے اوراس کے مالک کودوسرا دتتا ہوجانور خرید نے کی وسعت نہیں ہے اس کے ذمہ قربانی ہی نہیں۔ کیوں کہ قربانی صرف مسنۃ کی درست ہے اوراس کواس کی وسعت نہیں اوراونٹ جانور کا ہونا اورنہ ہونا برابر ہے۔

اوراگر اس پلے ہوئے اونٹ جانور کے آیندہ بقر عید تک اورمسنہ ہونے تک نگہداشت اورپرورش مشکل ہوتو دتنے ہوئے جانور سے اس کا بدل لینا یا فروخت کردینا جائز ہے پھر حاصل شدہ پوری قیمت کا دتا ہوا جانور خرید کر قربانی کرے یا اس سے کم کا دونوں جائز ہے ے لیکن فاضل رقم کو صدقہ کردینا چاہیے۔

(1)عَن حَبِیبِ بنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَن حَکِیمِ بنِ حِزَامٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ حَكِيمَ بنَ حِزَامٍ يَشتَرِي لَهُ أُضحِيَةً بِدِينَارٍ، فَاشتَرَى أُضحِيَةً، فَأُرْبِحَ فِيهَا دِينَارًا، فَاشتَرَى أُخرَى مَكَانَهَا، فَجَاءَ بِالأُضحِيَةِ وَالدِّينَارِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ضَحِّ بِالشَّاةِ، وَتَصَدَّق بِالدِّينَارِ (ترمذی)

عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ فِي الرَّجُلِ يَشتَرِي البَدَنَةَ أَوِالأُضحِيَةَ فَيَبِيعُهَا وَيَشتَرِي أَسمَنَ مِنهَا فَذَكَرَ رُخصَةً (مجمع الزوائد3/321)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الأَوسَطِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ

کسی جانور کے قربانی کی نیت سے پالنے یا سا نیت سے خریدنے سے قربانی کے لئے اس کے متعین ولازم ہوجانے پراور اس کی بیع وتبدیل کے عدم جواز پر کوئی قرآنی نص نہیں ہے جولوگ عدم جواز کے قائل ہیں ان کی دلیل صرف قیاس علی الہدی ہے لیکن ہدی اوراضحیہ میں جوفرق ہے وہ مخفی نہیں پھریہی مانعین خاص صورتوں میں تبدیل یا بیع کے جواز کے بھی قائل ہیں کما یخفی۔

اگرکسی مخصوص جانورکی جومسنہ ہوقربانی کرنے کی نذرمان لی جائے تووہ قربانی کے لئے متعین ولازم ہوجائے گااوراس کی بیع یاتبدیلی درست نہیں ہوگی۔ واللہ ماعندی واللہ اعلم)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب الأضاحی والذبائح

صفحہ نمبر 396

محدث فتویٰ